



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ لطف علی اور بلوچ خان دونوں بھائی تھے۔ بلوچ خان فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیٹا دودا، اس کے بعد دوسرا فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے 4 بیٹے غلام شاہ، غلام اللہ، غلام حسین، ابراہیم، اس کے بعد غلام اللہ فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے دو بیٹے خدائش اور دودا، ایک بیٹی اور ایک بیٹا، اس وقت بلوچ خان کے علاوہ کوئی بھی وارث نہیں ہے۔ شریعت محمد کے مطابق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کا کفن و دفن کیا جائے پھر اگر میت پو قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے تیسرے نمبر پر اگر جائز وصیت کی تھی تو اسے ساری جائیداد کے تیسرے حصے سے ادا کی جائے اس کے بعد ساری ملکیت مستقل خواہ غیر مستقل کو 1 روپیہ قرار دے کر اس طرح تقسیم ہوگی۔ لطف علی 8 آنے، بلوچ خان 8 آنے، پھر ہر ایک کی ملکیت کو اپنی اپنی جگہ ایک روپیہ قرار دیا جائے۔

فوت ہونے والا بلوچ خان ملکیت 1 روپیہ

وارث: بیٹا، دودا 1 روپیہ

پھر دودا فوت ہوا ملکیت 1 روپیہ

وارث: غلام اللہ غلام شاہ غلام حسین ابراہیم

4 آنے 4 آنے 4 آنے 4 آنے

غلام فوت ہوا ملکیت 1 روپیہ

وارث: بیٹا بلوچ خان 1 روپیہ

اس کے بعد غلام حسین اور ابراہیم فوت ہو گئے جن کا اور کوئی بھی وارث نہیں صرف بھتیجا بلوچ خان ہے وہی وارث بنے گا۔

ان کے بعد لطف علی فوت ہو گیا۔ کل ملکیت 1 روپیہ

وارث: پائی آنے

بیٹا خدائش 04 06

بیٹا دودا 04 06

بیٹی 02 03

علاقہ پونا بلوچ مرحوم

باقی 2 پائیاں بچیں گی۔ ان کے پانچ حصے کر کے ہر بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد مذکورہ شخص فوت ہو گیا جس کا بھتیجے کے علاوہ اور کوئی بھی وارث نہیں ہے۔ لہذا ساری ملکیت اس بھتیجے کو مل جائے گی۔

جدید اعشاریہ نظام تقسیم

میت بلوچ خان کل ملکیت 100

1. 100 عصبہ

میت دووا کل ملکیت 100

4 بیٹے عصبہ 100 فی کس 25

میت ایک بیٹا بنام غلام اللہ کل ملکیت 25

1. 25 عصبہ

میت دوسرا بیٹا بنام غلام حسین کل ملکیت 25

بھتیجا عصبہ 25

میت لطف علی کل ملکیت 100

2 بیٹے 80 فی کس 40

1 بیٹی 20

علائی پوتا محروم

حدا ما عندی والہند اعظم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر 595

محدث فتویٰ

